قرآن کریم پر عمل انسان کو دکھوں سے بچالیتا ہے

(فرمودہ ۹۔جنوری ۱۹۱۴ء بمقام قادیان)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے درج ذیل آیات کی تلاوت کی:-

الٓمّٓ۔ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَارَیْبَ فِیْہِ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ۔ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ [1]۔

اور پھر فرمایا:-

کوئی انسان دنیا میں ایسا نظر نہیں آتا جو اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا چاہتا ہو۔ ہر ایک انسان کامیاب اور مظفر و منصور ہونا پسند کرتا ہے۔ اور ہر ایک یہی چاہتا ہے کہ وہ دکھوں اور مصیبتوں سے بچ جاوے۔ چھوٹے چھوٹے بچے بھی تکلیفوں کو خوب سمجھتے ہیں وہ ذرا کسی بات میں دُکھ معلوم کرلیں۔ تو فوراً اس سے الگ ہوجاتے ہیں۔ اور کسی بات کو نفع مند دیکھیں تو اس کو کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

انسان ناواقفی کے سبب ہی کسی تکلیف میں پھنستا ہے ورنہ جان بوجھ کر کوئی بھی نقصان دہ چیز کو ہاتھ نہیں ڈالتا۔ سانپ اگرچہ کیسا ہی خوبصورت ہو مگر اسے کوئی ہاتھ نہیں لگاتا۔ شیر کے مُنہ کے سامنے جان بوجھ کر کوئی نہیں جاتا۔ دیدہ دانستہ کبھی بھی کوئی گرنے والے مکان کے نیچے نہیں جاتا۔ اگر اسے معلوم ہو کہ اس چیز میں زہر ہے تو وہ اسے نہیں کھاتا۔ انسان اسی صورت میں کسی کام کو ہاتھ ڈالتا ہے جبکہ اسے اس میں نفع کی امید ہو اور وہ سمجھتا ہو کہ مجھے

اس میں نقصان نہیں ہوگا- بیمار ہمیشہ واقف کار اور تجربہ کار اور لائق طبیب کو تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے کیونکہ اسے خوف ہوتا ہے کہ اگر مَیں کسی ناواقف طبیب کے پاس گیا تو بجائے نفع کے مجھے نقصان ہی ہوگا- جب اسے کوئی عمدہ طبیب مل جاتا ہے تو وہ اس سے اپنا علاج کرواتا ہے- اور پھر طبیب بھی اس بات کی کوشش کرتا ہے کہ اس بیمار کو بالکل تکلیف نہ ہو اور نسخہ اس کیلئے عمدہ تجویز کرتا ہے جس سے اس کو نقصان نہ ہو- پھر بعض نسخے ایسے ہوتے ہیں کہ ان سے نقصان تو نہیں ہوتا مگر فائدہ بھی کوئی نہیں ہوتا- کامل طبیب ایسا نسخہ تجویز کرتا ہے جس سے نقصان نہ ہو اور فائدہ بھی ہو-

جسمانی بیمار اپنے لئے عمدہ طبیب تلاش کرتے ہیں اور طبیب بھی عمدہ نسخہ تلاش کرکے جو فائدہ مند ہو اور نقصان وہ نہ ہو اس کیلئے دیتا ہے اور طبیب کا یہ کام ہے کہ وہ مفید نسخہ تلاش کرکے دے اور مضر نسخہ سے احتراز کرے- اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:- الٓمّٓ- تم واقف کار' علم والے' تجربہ کار طبیب کی تلاش کرتے ہو تو فرمایا اَنَااللّٰہُ اَعْلَمُ میں علم رکھتا ہوں- مَیں خدا ہوں تم مجھ سے نسخہ لو- اس کا تجویز کردہ نسخہ ایسا ہے کہ اس میں انسان کیلئے فائدہ ہی فائدہ ہے- لَا رَیْبَ فِیْہِ- اس میں نقصان ہرگز نہیں اس میں ہلاکت نہیں ہے- ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ- اس میں پرہیزگاروں کیلئے بڑے بڑے فوائد ہیں- جب کسی کو ایسا نسخہ مل جائے اور وہ پھر اسے استعمال نہ کرے تو اس کی تباہی میں کیا شک ہے-

اس کتاب کا لانے والا جامع کمالات حسنہ تھا جو کچھ قرآن کریم میں مذکور ہے وہ سب اس نے کرکے دکھلادیا- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے نبی کریم ﷺ کی سیرت کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ نبی کریمؐ کی سیرت قرآن ہے [۲]- جو قرآن میں مذکور ہے وہ سب کچھ آپ کرتے ہیں- انسان کے سب سے زیادہ واقف اس کے گھر کے لوگ ہوتے ہیں کوئی انسان اگر باہر اپنی حرکات لوگوں سے مخفی رکھ لے تو تکلّف اور بناوٹ سے رکھ سکتا ہے لیکن گھر کے لوگوں سے وہ کسی حالت میں مخفی نہیں رہ سکتیں کیونکہ ہروقت انسان نے انہیں میں رہنا ہوا تو آخر کب تک وہ ان سے چھپا سکتا ہے- یہ گواہی حضرت عائشہؓ کی ہے کہ آپ کی سیرت قرآن تھا وہ ایک اعلیٰ درجہ کا انسان تھا جس نے ہمیں عمل کرکے دکھلادیا-

یہ تعلیم اگرچہ بظاہر بہت ہی نرم اور بہت ہی عمدہ معلوم ہوتی ہے کہ:-

"کوئی اگر تمہارے ایک گال پر تھپڑ مارے تو دوسری اس کے سامنے کردو اور اگر کوئی تم سے ایک کپڑا مانگے تو دوسرا بھی اتار کر دے دو۔ اور اگر کوئی تمہاری ایک چیز اٹھا کر لے لے تو دوسری چیز تم خود اس کے آگے حاضر کردو" ؎

لیکن اگر اس پر عمل کیا جاوے تو دنیا ایک دن میں تباہ ہو سکتی ہے۔ اس کے پیش کرنے والے خود اس پر عمل نہیں کرتے بلکہ جس کی طرف یہ تعلیم منسوب کی جاتی ہے خود اس نے اس پر عمل کر کے نہیں دکھلایا۔ پادریوں کے ساتھ اگر ایسا کیا جاوے تو وہ برداشت نہیں کر سکتے۔ ایک جگہ ایک پادری انہی آیات پر وعظ کر رہا تھا تو اس نے کہا کہ مسلمانوں کی تعلیم بہت سخت ہے ہماری تعلیم دیکھو کیسی نرم ہے۔ مسلمانوں کی تعلیم میں رحم بالکل نہیں ہے ایک آدمی نے حاضرین میں سے اُٹھ کر پادری صاحب کے ایک تھپڑ رسید کیا تو وہ بڑے برافروختہ ہوئے اور اسے مارنے لگے تو لوگوں نے کہا۔ کہ پادری صاحب! یہ کیا بات ہے۔ ابھی تو آپ اپنی تعلیم کی تعریف کر رہے تھے اور ابھی عمل کا وقت آیا تو یہ حال ہے تو پادری صاحب نے جواب دیا کہ اس وقت تو مجھے تمہاری تعلیم پر عمل کرنا پڑے گا۔ عملاً تو اسلام کی تعلیم ہی باقی رہ جاتی ہے۔ کہتے ہیں کہ خدا محبت ہے بیشک وہ رحیم کریم ہے لیکن وہ اس کے ساتھ ہی شَدِیْدُالْعِقَابِ بھی تو ہے اگر بہشت موجود ہے تو دوزخ بھی اس کے ساتھ ہی موجود ہے۔

اگر کوئی زانی ہے تو اسے آتشک بھی ہو ہی جاتی ہے۔ بدپرہیزی کرنے والا بیمار بھی ہو جاتا ہے۔ شریر کو سزا ملتی ہے' یہ خدا کا عمل ہے۔ ہر ایک گناہ پر سزا ہی نہیں ملا کرتی' عفو بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وہ تعلیم دی ہے کہ جس پر عمل ہو سکے۔ مناسب محل کام کرنے کی تعلیم دی ہے۔ نبی کریم ﷺ کے مقابلہ میں اور کوئی اعلیٰ نمونہ نہیں مل سکتا کیونکہ آپ کی تعلیم وہی تھی جس پر انسان عمل کر سکتا ہے۔ تو ایسی تعلیم جس پر عمل کرنے سے کوئی تباہی نہ ہو اور اس میں نقص بھی کوئی نہ ہو بلکہ اس پر عمل کرنے سے فائدہ ہی فائدہ ہو تو اگر اس پر کوئی عمل نہ کرے تو اس پر کیسا افسوس ہے۔ مسلمان اول تو قرآن کو پڑھتے ہی نہیں اگر پڑھیں تو تدبر نہیں کرتے' پھر عمل بھی نہیں کرتے۔

انہیں کوئی دنیاوی بیماری اگر لگ جاوے تو اس کیلئے طبیب تلاش کرتے ہیں اور عمدہ سے عمدہ اور فائدہ مند نسخے تلاش کرواتے ہیں اور وہ جان کو باقی رکھنا چاہتے ہیں۔ جان کے دو حصے ہیں

ایک جسم اور دوسرا روح- جسم کا حصہ کچھ تو بچپن میں گذر جاتا ہے- آگے پھر کوئی ۲۵-۳۰ سال ہوش کے رہتے ہیں اور وہی عمدہ حصہ شمار ہوتا ہے' پھر بڑھاپا آجاتا ہے- افسوس ہے کہ اس مدت قلیل میں انسان اپنی بہتری و بہبودی کیلئے اور اپنے آرام کیلئے کوئی تدبیر نہ کرے- جس انسان کو دیکھو وہ اگر کسی تکلیف میں ہو تو اس کی وجہ قرآن کریم کی مخالفت ہی ہے- اور اگر وہ کسی سکھ میں ہے تو اس کی وجہ قرآن کریم پر عمل کرنا ہی ہے-

سُود کا نظارہ دیکھ لو اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر تم سود سے باز نہیں آتے تو فَأْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؎۴ یہ تو اللہ تعالیٰ سے لڑائی کرنا ہے تو تم پھر اللہ سے لڑائی کیلئے تیار ہو جاؤ- بعض لوگ کہتے ہیں کہ سُود میں کچھ حرج نہیں ہے اور اس کے بغیر دُنیا تباہ ہوتی ہے اور اس کے سوا کام نہیں چل سکتا- لیکن قرآن شریف میں تو یہ آیا ہے کہ لَا رَیْبَ فِیْہِ یعنی اس کتاب میں ہلاکت کی تعلیم نہیں ہے تو گویا یہ کہنے والے کہ سود کے بغیر کام نہیں چل سکتا اور دنیا ہلاک ہوتی ہے وہ قرآن کریم کی تعلیم کو جھوٹا قرار دیتے ہیں اور ان کو قرآن کریم پر ایمان نہیں ہے- لوگ تجارت اور سُود کو برابر بتلاتے ہیں- وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؎۵ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال اور سُود کو حرام ٹھیرایا ہے- اس پر بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ حرمت سُود وحلت بیع پر دلیل نہیں دی- حالانکہ جب ڈاکٹر ایک چیز سے منع کرتا ہے تو وہ ضرور مُضِر ہوگی- اور اگر وہ کسی چیز کو جائز قرار دیتا ہے تو وہ ضرور فائدہ مند ہوگی- پس اللہ جس چیز کو حرام قرار دیتا ہے وہ ضرور ہی ضرر رساں ہوگی پس یہی دلیل ہے-

بینکوں کے معاملے کو دیکھ لو اور ان کے دیوالے نکلنے سے معلوم کر لو اس سے بخوبی ثابت ہو جائے گا کہ تجارت اور سود ایک چیز نہیں کیونکہ ایک بینک کے ٹوٹنے سے دوسرے کئی بینک اس وجہ سے ٹوٹ گئے کہ ان کا آپس میں سودی لین دین تھا- دوسرے بے اعتباری ہونے پر امانتداروں نے اپنا روپیہ واپس لینا شروع کر دیا- اگر کسی تجارتی کوٹھی کو نقصان پہنچتا تو اس کا نتیجہ یہ ہرگز نہ ہوتا بلکہ ایک دکان جاتی رہنے سے بہت سی دکانیں فروغ پا جاتی ہیں کیونکہ ان کا مقابلہ کرنے والا کوئی نہ تھا- الغرض سانپ چاہے کیسا ہی خوبصورت ہو اور بچہ اسے پکڑنا چاہے لیکن والدین بچے کو اس بات سے روکتے ہیں اور اسے سانپ کے نزدیک بھی نہیں جانے دیتے- پس خدا جو خالق ہے وہ اپنی مخلوق کو تباہ کیوں ہونے دے اس نے ہمیں

ان اشیاء سے منع کیا ہے جو کہ ہمارے لئے مُضر ہیں۔ مسلمان بہت ذلیل ہوچکے ہیں اب بھی وقت ہے کہ وہ سنبھلیں اور قرآن کریم کو پڑھیں اور اس پر غور وتدبّر کریں اوراس پر عمل کریں۔ جن چیزوں سے اس نے منع کیا ہے وہ ضرور بری ہیں اور نقصان دہ ہیں اور جن چیزوں کااس نے حکم دیا ہے وہ اگرچہ بظاہر ہم کو مکروہ معلوم ہوں لیکن وہ ضرور ہمارے لئے مفید ہوتی ہیں اوروہ خیر سے پر ہوتی ہیں۔ صحابہ کو ہجرت کاحکم دیا گیا اس وقت گھر بار چھوڑنااور اَعزاء و اَقرباء کو چھوڑنا اگرچہ دوبھر معلوم ہوتاہوگا لیکن بعد میں ان کو جتنے نفعے حاصل ہوئے وہ سب کو معلوم ہی ہیں۔ جس نے ایک گھر خدا کیلئے چھوڑا تھا اسے ملک دیا گیا اورجس نے چند درہم خدا کیلئے دیئے تھے اسے لاکھوں روپے دیئے گئے چنانچہ ایک صحابی [۶] کا ترکہ ۱۲کروڑ نکلا۔ جب ایک شخص نے کہا کہ تم تو دولت کو براکہا کرتے تھے تمہارے پاس توکتنی دولت ہے تواس صحابی نے اسے کہا کہ تم کو کیامعلوم ہے آؤ میرے گھر کا حساب دیکھو انہوں نے جاکر اس سوال کرنے والے کو اپنے گھر کا حساب دکھلایا توکئی ہزارروپے تو صرف صدقے کا خرچ تھے۔ اوران کا اپنے گھر کا خرچ صرف ۲۵ روپے تھا۔ یہ سب قرآن کریم کی اتباع کا نتیجہ ہے۔ پس تم بھی قرآن کریم کو پڑھو اوراس پر غورو تدبر کرو اوراس پر عمل کرو تمہیں نفع ہوگا۔ اللہ کریم سب کو اس کی سمجھ عنایت فرمائے اوراس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

(الفضل ۱۴۔جنوری ۱۹۱۴ء)

---

[۱] البقرۃ:۲تا۴

[۲] مسند احمد بن حنبل جلد۶ صفحہ ۲۱۶ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت ۱۳۱۳ھ

[۳] متی باب ۵ آیت ۳۹، ۴۰ (مفہوماً)

[۴] البقرۃ:۲۸۰ [۵] البقرۃ:۲۷۶

[۶] حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ